آخری فیصلہ

مرزا قادیانی کی
ہیضہ کی حالت میں

مُنہ مانگی موت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی لنکا میں چھوٹے بڑے کی کوئی تمیز نہیں۔ دجل و فریب اور کذب و افتراء کے لحاظ سے ہر مرزائی باون گز کا ہی ہے لیکن خلافت مآب کی بارگاہ میں عزت و توقیر اس مرزائی کی ہوتی ہے' اور تنخواہ میں اضافہ بھی اسی کا ہوتا ہے۔ جو مغالطہ دہی اور کذب بیانی میں ید طولیٰ رکھتا ہے۔ اس دوڑ میں ہر قادیانی مبلغ' ہر مدرس' ہر مفتی ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپا' قبر میں لے جانے والی بیماری' قیامت کی بازپرس اور جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کے شعلوں کا خیال بھی ان کے سدراہ نہیں ہوتے۔ مرزائیوں کا ستر بہتر سالہ مفتی محمد صادق (برعکس نام نہند زنگی کافور) قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے لیکن مرزا محمود کو خوش کرنے کے لیے اپنے نامہ اعمال کو افتراء و کذب بیانی کے باعث تاریک سے تاریک تر کرتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ قادیانی نبوت کے سرکاری آرگن "الفضل" میں "مفتی کاذب" نے "مخالفین احمدیت کی غلط بیانی" کے عنوان سے ایک مضمون دھر گھسیٹا۔ آپ رقم طراز ہیں۔

"آج کل مخالفین سلسلہ حقہ نے جو دروغ گوئی کے ساتھ ہمارے خلاف باتیں پھیلانی شروع کی ہیں۔ ان میں ایک بات یہ بھی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مرض "ہیضہ" سے فوت ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی وفات لاہور میں ہوئی تھی' اور میں اور دیگر احباب اس وقت حضور کے پاس موجود تھے۔ حضور جب کبھی دماغی محنت کیا کرتے تھے' تو عموماً آپ کو دوران سر اور اسہال کا مرض ہو جاتا تھا۔ چنانچہ لاہور جب حضور آپ لیکچر کا مضمون تیار کر رہے تھے تو کثرت دماغی محنت کے سبب آپ کی طبیعت خراب ہوگی اور دوران سر اور اسہال کا مرض ہوگیا اور اس مرض کے علاج کے لیے جو ڈاکٹر بلایا گیا تھا' وہ انگریز لاہور کا سول سرجن تھا اور چونکہ بعض مخالفین نے اس وقت بھی یہ شور مچایا تھا کہ آپ کو "ہیضہ" ہوگیا ہے۔ اس لیے صاحب سول سرجن نے یہ لکھ دیا کہ آپ کو ہیضہ نہیں ہوا' اور وفات کے

بعد آپ کی نعش مبارک ریل میں بٹالہ تک پہنچائی گئی' اگر ہیضہ ہوتا تو ریل والے نعش مبارک کو بک نہ کرتے۔ پس مخالفین کا یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے کہ حضور "ہیضہ" سے فوت ہوئے۔" (مفتی محمد صادق ربوہ' ۲۴؍ جنوری ۵۱ء "الفضل" ۸؍ فروری ۵۱ء' ص۵)

قادیانی مفتی نے کس قدر جسارت اور دیدہ دلیری سے ایک مسلمہ حقیقت پر خاک ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے' وہ مرزائی ہی کیا ہوا جو حق کو کذب بیانی کے پردہ میں چھپانے کی کوشش نہ کرے۔ خود جھوٹ کا مرتکب ہونا اور الزام دوسروں پر لگانا قادیانیوں کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ان کی یہ چالبازیاں ان کے دجل و فریب اور کذب و افتراء کی غمازی کرتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ انگریزی نبوت کے گنبد میں بیٹھ کر قادیانی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم مستور ہیں۔ ہمیں کوئی نہیں دیکھتا۔ جائز و ناجائز جو چاہیں کرتے چلے جائیں۔ انہیں کیا معلوم کہ مجلس احرار اسلام کے خدام مرزائیوں کے راز ہائے دروں پردہ کو مرزائیوں سے زیادہ جانتے ہیں۔

جلوے مری نگاہ میں کون و مکاں کے ہیں
مجھ سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

مرزا کی مرض موت "ہیضہ" کو چھپانے کے لیے مفتی کاذب نے دوران سر اور اسہال کا لبادہ اوڑھا دیا' اور یہ نہ سمجھا کہ "ان کے حضرت" کے "اسہال" ہی "ہیضہ" کی نشان دہی کر رہے ہیں۔ مفتی صاحب نے اسہال کا ذکر تو کر دیا لیکن ظلی و بروزی مصلحت کے پیش نظر اپنے "مسیح موعود" کی "قے" کو ہضم کر گئے۔ حالانکہ مرتے وقت مرزا صاحب کے گرد قے اور دست دونوں نے گھیرا ڈال رکھا تھا۔ جیسا کہ خود مرزا جی کی اہلیہ اور مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی والدہ مکرمہ نے فرمایا۔ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا' مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے' اور میں بھی

سوگئی' لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے...... اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لیے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا' تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا' مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے تھے۔ اس لیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا' اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی' مگر ضعف بہت ہوگیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی۔" ("سیرت المہدی" مرتبہ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے' طبع دوم' ص۱۱' جلد اول)

مرزائیو!

بتاؤ کہ دست اور قے دونوں تھے یا نہیں؟ اگر آپ اس "قادیانی معجون مرکب" کو ہیضہ کے نام سے موسوم نہیں کرتے' تو فرمایئے' کہ "مرزائی نبوت" کی اصطلاح میں دست و قے کی اس مہلک بیماری کا کیا نام ہے؟ رہا قادیانی مفتی صاحب کا فرمان کہ

(الف) انگریز ڈاکٹر نے لکھ دیا کہ ہیضہ نہیں ہوا۔

(ب) اگر ہیضہ سے موت ہوتی تو ریل والے نعش کو بک نہ کرتے۔

یہ دونوں عذر لنگ ہے۔ نہ معلوم قادیانی مفتی نے بہتر سالہ عمر کس جنت الحمقاء میں بسر فرمائی ہے۔ ازراہ کرم تکلیف فرما کر اپنے "امیر المومنین خلیفہ المسیح" ہی سے دریافت فرما لیتے کہ سفارشات اور رشوت سے کیسے کیسے کٹھن اور مشکل کام فوراً سرانجام پذیر ہو سکتے ہیں۔ معمولی قادیانیوں کا کیا ذکر۔ جب ان کے "بڑے حضرت" نے محترمہ محمدی بیگم کے ساتھ (ا) نکاح کروانے کے لیے محمدی بیگم کے حقیقی ماموں کو رشوت یا انعام کا لالچ دے کر نکاح کرانے سے دریغ نہ کیا' تو

چھوٹے "حضرتوں" نے انگریز ڈاکٹر اور انگریز سٹیشن ماسٹر کو رشوت یا انعام دے کر مرزا جی کی نعش کو "دجال(۲) کے گدھے" پر لدوا دیا تو کون سے تعجب کی بات ہے؟ اگر ایسی ہی شہادتوں سے آپ اپنے "مسیح موعود" کی صداقت پیش کرنا چاہیں تو آپ کو دنیا میں ہزاروں فرنگی ایسے مل جائیں گے۔ جو انعام یا رشوت لے کر لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ قادیانی مسیحیت کا ڈھنڈورا پیٹ دیں۔

مفتی جی! آپ اپنے "مسیح موعود" "ام المومنین" اور "قادیانی خاندان نبوت" کو چھوڑ کر فرنگی گواہوں کی پناہ کیوں لے رہے ہیں؟ عیسائیوں سے ساز باز تو نہیں کر رکھا؟ جب مرزا غلام احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ فرماتی ہیں اور صاحبزادہ بشیر احمد مشتہر کرتے ہیں کہ مرزا صاحب آنجہانی کی موت دست و قے سے ہوئی تو کیا ہیضہ کے سر سینگ ہوا کرتے ہیں؟ اگر لفظ ہیضہ کے بغیر آپ کی تسلی و تشفی نہیں ہو سکتی تو لیجئے مرزا غلام احمد کے خسر مرزا محمود احمد کے نانا میر ناصر نواب کے واسطہ سے خود مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی مرض موت کا نام "ہیضہ" تجویز فرمایا۔

قادیانی غلو کی عینک اتار کر مندرجہ ذیل عبارت پڑھئے اور سو بار سوچ کر بتائیے کہ مرزا غلام احمد کی موت ہیضہ سے ہوئی یا نہیں؟

مرزا غلام احمد کے خسر میر ناصر نواب خود نوشت سوانح حیات میں تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت صاحب جس رات کو بیمار ہوئے' اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا' "میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے" اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔ ایک طرف تو ہم پر آپ کے انتقال کی مصیبت پڑی تھی' دوسری طرف لاہور کے شورہ پشت اور بدمعاش لوگوں نے بڑا غل غپاڑہ اور شور و شر برپا کیا تھا اور ہمارے گھر کو گھیر رکھا تھا کہ ناگہاں سرکاری پولیس ہماری حفاظت کے لیے رحمت الٰہی

سے آن پہنچی" ("حیات ناصر" ص ۱۴-۱۵ تاریخ اشاعت دسمبر ۱۹۲۷ء)

کیا مرزائی' ان کا کاذب مفتی' ان کا خلیفہ اور ان کا اخبار "الفضل" اب بھی پرانی رٹ لگاتے رہیں گے کہ قادیانی "مسیح موعود" کی موت ہیضہ سے نہیں ہوئی۔ اب تو جادو سر چڑھ کر بول اٹھا ہے۔

آخری فیصلہ

لطف یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے ۱۵؍ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار بعنوان "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع کیا تھا۔ اس اشتہار میں مولانا ثناء اللہ صاحب امرت سری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے:

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں' جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں' تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں' جو مجھ پر لگاتا ہے' حق پر نہیں' تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے' بلکہ طاعون(۳) و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے" ("مجموعہ اشتہارات" ص ۵۷۹-۵۷۸' ج ۳)

مرزا جی کے مندرجہ بالا الفاظ اعلان کر رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے لیے طاعون اور ہیضہ کی دعا کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے قبولیت دعا کا رخ مولانا ثناء اللہ صاحب کی بجائے خود متنبی قادیان کی طرف پھیر دیا۔ ہیضہ نے مرزا جی کو آ دبوچا اور وہ ۲۶؍ مئی ۱۹۰۸ء کو ہیضہ سمیت اگلے جہان کی طرف کوچ کر گئے۔ کسی زندہ دل شاعر نے مرزا صاحب آنجہانی کی تاریخ وفات لکھی ہے

یوں کہا کرتا تھا مر جائیں گے اور
اور تو زندہ ہیں خود ہی مر گیا
اس سے بیماروں کا ہوگا کیا علاج
کالرا(۴) سے خود مسیحا مر گیا

حواشی

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم۔ اے لکھتے ہیں:

"بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری زندہ تھا اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان یکے میں آیا جایا کرتا تھا اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا' اس لیے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔" ("سیرت المہدی" حصہ اول' طبع دوم' ص ۱۹۲۔۱۹۳)

یہ گھر کی شہادت باواز بلند اعلان کر رہی ہے کہ محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کرانے کے لیے مرزا غلام احمد صاحب محمدی بیگم کے ماموں کو انعام یا رشوت دینے کے لیے تیار تھے۔

مرزائیو! اللہ کے لیے غور کرو کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے نام سے محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی شائع کرنا' بعدہ انعام' رشوت اور روپے کے لالچ سے نکاح کی کوشش کرنا کسی راست باز انسان کا کام ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں جیسا کہ خود مرزا غلام احمد نے لکھا ہے:

"ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیش گوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے' اپنے کرے' اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کے لیے کوشش کرے اور کراوے۔ ("سراج منیر" مصنفہ مرزا غلام احمد' طبع سوم' ص ۲۳' "روحانی خزائن" ص ۲۷' ج ۱۲)

(۲) مرزائی ریل گاڑی کو دجال کا گدھا کہتے ہیں۔ "گدھا دجال کا اور اس پر نعش مرزا

غلام احمد کی" کیا ہی صحیح مقولہ ہے۔ حق بحقدار رسید (اختر)

(۳) طاعون نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی سے دست پنجہ لیا تھا۔ جیسا کہ انہوں نے سیٹھ عبدالرحمٰن مداری کو لکھا: "اس طرف طاعون کا بہت زور ہے۔ سنا ہے ایک دو مشتبہ وارداتیں امرتسر میں بھی ہوئی ہیں۔ چند روز ہوئے ہیں' میرے بدن پر بھی ایک گلٹی نکلی تھی۔ پہلے کچھ خوفناک آثار معلوم ہوئے' مگر پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا زور جاتا رہا۔ یہ ایک جدا ہاتھ میں غدود پھول گئے تھے اور یہ طاعون جوڑوں میں ہوتی ہے۔" ("مکتوبات احمدیہ" جلد پنجم' حصہ اول' ص۱۵)

(۴) انگریزی میں "کالرا" (Cholera) ہیضہ کو کہتے ہیں۔

شریعت میں زندیق کی سزا

قادیانی زندیق ہیں جو اسلام کو کفر اور کفر کو اسلام کہتے ہیں اور شریعت کے مطابق زندیق واجب القتل ہوتا ہے۔

(حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ)